Lesson 12: Ale Imraan (Ayaat 139 - 155): Day 160 سُوۡرَۃُ آلِ عِمۡرَان کی تفسیر

وَمَا کَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تَمُوۡتَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰہِ کِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنۡ یُّرِدۡ ثَوَابَ الدُّنۡیَا نُؤۡتِہٖ مِنۡہَا ۚ وَمَنۡ یُّرِدۡ ثَوَابَ الۡاٰخِرَۃِ نُؤۡتِہٖ مِنۡہَا ؕ وَسَنَجۡزِی الشّٰکِرِیۡنَ ﴿۱۴۵﴾

اور کسی شخص میں طاقت نہیں کہ خدا کے حکم کے بغیر مر جائے (اس نے موت کا) وقت مقرر کر کے لکھ رکھا ہے اور جو شخص دنیا میں (اپنے اعمال کا) بدلہ چاہے اس کو ہم یہیں بدلہ دے دیں گے اور جو آخرت میں طالبِ ثواب ہو اس کو وہاں اجر عطا کریں گے اور ہم شکر گزاروں کو عنقریب (بہت اچھا) صلہ دیں گے۔

یعنی نبیؐ ہو یا کوئی عام انسان، سب کی موت اللہ کے حکم سے آتی ہے۔ سورۃ البقرہ کی آیت ۲۰۰ - ۲۰۲ میں بھی یہی مضمون ہم نے پڑھا۔ وہاں حج کے سلسلے میں یہ دعا آئی تھی اور یہاں غزوۂ اُحد کے موقع پر۔ (رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾)

اللہ کا یہ فیصلہ ہے کہ جو دنیا چاہے گا اُس کو دنیا مل جائے گی اور جو آخرت چاہے گا اُس کو بہترین اجر مل جائے گا۔' ہم شکر گزاروں کو عنقریب (بہت اچھا) صلہ دیں گے۔"

پھر آگے دیکھیں کہ پچھلی آیت اور یہ والی آیت دونوں شکر پر ختم ہو رہی ہیں۔ موت کا وقت تو معین ہے۔ بزدلی سے موت ٹل نہیں سکتی ہاں اجر سے محروم رہ جاؤ گے۔ اور شجاعت اور دلیری سے موت جلدی نہیں ملے گی ہاں بہترین اجر ضرور ملے گا۔

خالد بن ولیدؓ فتح مکّہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ پھر اسلام کے لئے لڑنا شروع کیا۔ بے شمار جنگوں میں حصّہ لیا۔ جب بسترِ مرگ پر آئے تو فرمایا: "کہاں ہیں میدانِ جنگ سے ڈر کر بھاگنے والے، مجھے دیکھیں۔ ساری زندگی جنگوں میں رہا اور آج بستر پر موت آ رہی ہے۔"

موت کا وقت مقرّر ہے۔ اپنے آپ کو دین کے کاموں کے لئے وقف کر دیں۔

عام طور پر جب قرآن و حدیثؐ کی کلاسز شروع کریں تو دِل میں خیال آنے لگتا ہے کہ کلاس میں بیٹھنے سے موٹی ہو رہی ہوں۔ خون گردش نہیں کرتا۔ فلاں کام رہ جاتا ہے۔ تو یاد رکھیں کہ کہ اللہ کی راہ میں موت بہترین موت ہے۔ بعض اوقات انسان دین چھوڑ کر دنیا جمع کرنے کی فکر کرنے لگتا ہے تو اللہ فرما رہے ہیں کہ تمہارے نصیب کی دنیا تو تمہیں مل ہی جائے گی۔ اپنی کوششوں کا رُخ صحیح کر لیں۔

کچھ صحابہ کرامؓ جو ٹیلہ چھوڑ کر آئے تو مالِ غنیمت جمع کرنے لگے، اللہ کے نبیؐ نے فرمایا سب جمع کروا دیں۔ بانٹ کر ملے گا۔

اللہ تعالیٰ جانتے تھے کہ صحابہ کرامؓ پر سات سال بعد بوجھ پڑنے والا ہے تو اللہ نے اِس واقعہ سے صحابہ کرامؓ کو نصیحت کروائی۔ کیونکہ اللہ کے نبیؐ کی وفات کے بعد نہ قرآن اُترنا تھا اور صاحبِ قرآن نے رہنمائی کے لئے موجود ہونا تھا۔ اللہ نے پہلے سے تیار کر دیا تھا۔

بعض اوقات ہم سے غلطیاں ہوتی ہیں لیکن ہماری رہنمائی ہو جاتی ہے۔ ٹیسٹ اور امتحانات سے غلطیوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ یہ تربیت کسی بھی گروپ کے لئے بہت ضروری ہوتی ہے۔ جہاں بھی پہلا گروپ تیار ہوتا ہے۔ وہ بہترین گروپ ہوتا ہے۔

صحابہ کرامؓ کا گروپ اُمّت کا بہترین گروپ تیار ہُوا تھا۔

جو لوگ بھی اللہ کے دین کے کام پر چلتے ہیں اور سیکھنے سِکھانے کے کام شروع کرتے ہیں وہ خوش قسمت ہیں کہ اللہ اُنہیں اپنے کام کے لئے چُن لیتا ہے۔ یہ آیات اُس وقت صحابہ کرامؓ کے لئے تھیں اور آج آپ سب کے لئے ہیں۔یعنی جو لوگ انبیاء کرامؑ اور دین کے اُستادوں کے ساتھ رہتے ہیں اُن کی خوبیاں۔(میرے اور آپ کے لئے چیک لسٹ۔ جتنی بڑی نعمت اُتنی بڑی جواب دہی)

نبیؐ کا ساتھ بہترین نعمت تھی اور پھر دیکھ لیں کہ صحابہ کرامؓ کی تربیت سے نکلنے والے لوگوں نے ایک ہزار سال تک حکومت کی۔ پہلی نبیؐ کی تربیت بہترین تربیت تھی۔ اُنؐ کی تربیت کا اَثر ایک ہزار سال تک رہا۔

وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ نَّبِىٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوۡنَ كَثِيۡرٌ ‌ۚ فَمَا وَهَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوۡا وَمَا اسۡتَكَانُوۡا ‌ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۴۶﴾ اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ (خدا کے دشمنوں سے) لڑے ہیں تو جو مصبتیں ان پر راہِ خدا میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ (کافروں سے) دبے اور خدا استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

رِبِّيُّوۡنَ: یعنی ساتھ مل کر کام کرنے والے ہوں۔ بہت سارے ساتھ مل کر لڑے۔

پہلی بات تو یہ کہ ایک چھوٹی جماعت ضرور دین کے لئے نکلنے والی ہو۔ جب بھی دین کا کام ہو گا تو وہاں نبی یا اُستاد یا امام اکیلا نہیں نکلے گا۔ اُس کے ساتھ کام کرنے والے ضرور ہوں۔

اللہ کے دین کی خاطر ایک جماعت مل کر کام کرے۔ یہود آج بھی رَبِّی کا لفظ مذہبی لوگوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اللہ کی راہ میں لڑنے والوں کی خوبیاں کونسی ہیں؟

1. "تو جو مصبتیں ان پر راہِ خدا میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری" وہ چھوڑتے نہیں کہ ہم نہیں کرسکتے۔
2. 'اور نہ بزدلی کی' یعنی بہادری دکھائی۔ ثابت قدم رہے۔
3. 'نہ (کافروں سے) دبے' اور پیچھے نہ ہٹے۔ سامنا کیا۔ دشمن کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکے۔
4. 'اور خدا استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔' اللہ ایسے صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اللہ نے اپنے کام کرنے والوں کو ہر دور میں بہترین ساتھی دیئے۔ اچھے ساتھیوں کے بغیر اللہ کے دین کا کام نہیں ہو سکتا۔ عیسیٰؑ نے کہا تھا من انصار اللہ۔ سب کمزور ہیں۔ انسانی ضروریات اور معاملات میں دوسروں کی ضرورت پڑتی ہے۔ دین کے کام تنہا نہیں ہوتے چاہے نبیؑ ہی کیوں نہ ہو۔ آج بھی عیسیٰؑ دُنیا میں آتے ہیں تو ہم سب مل کر انشاءاللہ اُن کے ساتھ کام کرینگے۔

نیکیوں کو آگے بڑھانے والوں کی خوبیاں۔ وَكَأَيِّنْ کا معنی یہ ہے کہ Once upon a Time; ۔

قٰتَلَ: باہمی لڑائی کی۔ انبیاءؑ کے ساتھ مل کر لڑائی کی۔ مَعَهٗ: اللہ کے نبیؐ کے ساتھ مل کر یا ہر دور کے نبیؑ کے ساتھ مل کر۔ رِبِّيُّوْنَ میں رَ کے اوپر زبر ہو گی تو رَبّ والے اور کے رِ نیچے زیر ہو گی تو بہت بڑی جماعت۔ گروپ۔

وَهَنُوْا :یعنی سُستی نہیں دِکھائی۔ نبیؑ کے ساتھی دُنیا کی محبت میں چور نہیں ہوتے۔ کمزور نہیں ہوتے۔ خواہش کا نشہ دین میں تبدیلی کروانے لگتا ہے۔ انسان کمزور ہو تو دین میں ضعف آنے لگتا ہے۔ سب سے پہلے وھن آتا ہے پھر ضعف آنے لگتا ہے پھر (اسْتَكَانُوْا) استقانت (دشمن کے مقابلے میں ڈھیلہ پڑنا)۔ آخری درجہ۔ اللہ کسی قوم کو عذاب دینے لگتا ہے تو یہی ہوتا ہے۔ آج مسلمان اِسی اسْتَكَانُوْا کا شکار ہیں۔

اللہ کا ایک گروپ ایسا ہونا چاہئے جو فتوے پر نہیں تقوے پر زندگی گُزارے۔

اسْتَكَانُوْا :س ك و ن ۔ سکون۔ وہ کیفیت جس میں بندہ سُست ہو جاتا ہے۔ دین کے معاملے میں کمزور ہو جاتا ہے۔ دشمن کے اشاروں پر ناچتا ہے۔ جب انسان دین کی بنیادی باتیں بھی چھوڑ دیتا ہے۔

اپنے آپ کو چیک کریں۔ میں کہاں ہوں؟ وھن، ضعف۔ استقانت میں سے تو کچھ نہیں؟

ہم کیسے پہچانیں گے؟ اپنی دعاؤں سے!

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤٧﴾ اور (اس حالت میں) ان کے منہ سے کوئی بات نکلتی ہے تو یہی کہ اے پروردگار ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما۔

سورۃ البقرہ میں طالوت کے ساتھیوں نے بھی اس سے ملتی دعا مانگی تھی۔ دیکھیں دنیا کی کوئی چیز نہیں بلکہ دین پر ثابت قدمی مانگی ہے۔ آج کے مسلمان کو یہی دعا مانگنی چاہیئے۔

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا وَحُسۡنَ ثَوَابِ الۡاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۴۸﴾

توخدا نے ان کو دنیا میں بھی بدلہ دیا اور آخرت میں بھی بہت اچھا بدلہ (دے گا) اور خدا نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے۔

اللہ نے ان کو دنیا میں بھی بہترین نعمتیں عطا کیں۔ فاتح کہلائے۔ اور بہترن اَجر بھی ملا۔ انہوں نے اپنے اوپر احسان کیا۔ اپنے لئے بہترین راہ چُنی۔

تفسیر ہو چکی اَب اگلی آیات میں تصویر کشی ہے۔ زندگی بسر کرنے کے دوراستے ہیں۔

1) فرائض کاراستہ: یہ کہتے ہیں کہ نماز روزہ، حج زکوۃ کرو اور باقی جدھر دنیا جارہی ہے اُدھر چل پڑو۔ ہو سکتا ہے اللہ ان کے ساتھ نرمی کرے۔ لیکن یہ خطرے میں ہوتے ہیں۔

2) عظیمت کاراستہ: عزم کے ساتھ زندگی گُزارتے ہیں۔ عظیم کام کرنا چاہتے ہیں۔ بہترین نیکیاں کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سارے نہیں ہوتے۔ بہت کم لوگ اس راہ پر چلتے ہیں۔

عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے کہ جب اللہ کے نبیؐ کی وفات ہوئی اُس وقت ہمارا حال یہ تھا کہ جیسے سمندر کے اندر ایک کشتی ہو جس کا کوئی ملاح نہ ہو۔

اللہ کے نبیؐ کی وفات کے بعد کئی فتنوں نے سر اُٹھالیا۔ سنبھالنے والے ابو بکرؓ تھے۔ دُبلے پتلے سے تھے، دھوتی باندھتے تھے۔ اتنے کمزور کہ دھوتی ڈھیلی ہو کر ٹخنوں کو چھُو جاتی تو رو پڑتے کہ کیا اللہ میرے ساتھ بات نہیں کرے گا میری دھوتی ٹخنوں کو چھو لیتی ہے۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ نہیں اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔ لیکن اُن کے عزم بلند تھے۔

الحمدُللہ ہمارے پاس ایسے ساتھی ہیں۔ جہاں آپ کو ایسا لگے کہ یہ کام نہیں ہو سکے گا تو بہت ساری دعائیں کریں۔ دعاؤں کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ جب ہمارے لئے کوئی بات ناممکن ہوتی ہے وہ اللہ ممکن کر دیتا ہے۔ دعا شعور سے مانگیں۔ قَوْلَهُمْ یہ ہے کہ اُٹھتے بیٹھتے کچھ کہنا۔ لیکن دُعا بہت پیار سے سوچ سمجھ کر مانگی جاتی ہے۔ کبھی ہم ذِکر کرتے ہیں۔ تو یہ کہ ہم ہر وقت اللہ کو یاد رکھتے ہیں اور اُس سے مانگتے رہتے ہیں۔ ہمیں خاص وقت، دِن یا مہینے کا انتظار نہیں ہوتا۔

اوپر دیکھیں بڑی بڑی نیکیوں کا ذِکر ہے اور یہاں گناہوں سے معافی مانگی جارہی ہے۔

کبھی اپنی نیکی پر ناز یا غرور نہ کریں۔ اللہ سے مغفرت مانگیں دل میں عاجزی رکھیں اور اللہ سے نیکی پر استقامت مانگیں۔ یا اللہ ہم سے حق ادا نہ ہو سکا آپ ہمیں معاف کر دیں۔ یا اللہ ہم بہترین نیکیاں نہیں کر سکے۔ آپ اسی کو قبول کر لیں۔ ہر وقت اپنی نیکیوں کے تذکرے نہ کریں۔ اپنے پچھلے عمل پر شرمندگی کا اظہار کریں اور معافی مانگ لیں۔

"اے پروردگار ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما۔" ایک ایک لفظ صحابہ کرامؓ کے دِل کی آواز ہے۔

یہاں سبق کا دوسرا حصّہ پورا ہُوا۔

قرآن کا مزاج سمجھ لیں کہ صحابہ کرامؓ سے غلطیاں بھی ہوئیں اور بہترین کارنامے بھی انجام دیئے لیکن خطاب يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا یہی ہے۔ یعنی وہ اُحد کے میدان سے پلٹنے والے۔ ایمان کے بہت سارے لیول ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِيۡعُوا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يَرُدُّوۡكُمۡ عَلٰٓى اَعۡقَابِكُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ ﴿۱۴۹﴾ مومنو! اگر تم کافروں کا کہا مان لو گے تو وہ تم کو الٹے پاؤں پھیر کر (مرتد کر) دیں گے پھر تم بڑے خسارے میں پڑ جاؤ گے۔

کفّار کی باتوں میں مت آنا ورنہ نقصان اُٹھاؤ گے۔

بَلِ اللّٰهُ مَوۡلٰٮكُمۡ‌ۚ وَهُوَ خَيۡرُ النّٰصِرِيۡنَ ﴿۱۵۰﴾ (یہ تمہارے مددگار نہیں ہیں) بلکہ خدا تمہارا مددگار ہے اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے۔

یعنی تمہارا مولیٰ تو تمہارا اللہ تمہارا ربّ ہی ہے۔ ٹھیک ہے غلطیاں تو ہوئی ہیں لیکن میرا مولیٰ میرا ربّ ہے۔ کمزور ہوں۔ بندۂ مومن ہر وقت یہی کہتا ہے۔ کہ اللہ میرا مولیٰ ہے۔ توبہ کرے استغفار کرے۔

' اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے۔' اللہ کیسے مدد کرتا ہے؟

سَنُلۡقِىۡ فِىۡ قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الرُّعۡبَ بِمَاۤ اَشۡرَكُوۡا بِاللّٰهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا‌ ۚ وَمَاۡوٰٮهُمُ النَّارُ‌ ؕ وَبِئۡسَ مَثۡوَى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۵۱﴾ ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں تمہارا رعب بٹھا دیں گے کیونکہ یہ خدا کے ساتھ شرک کرتے ہیں جس کی اس نے کوئی بھی دلیل نازل نہیں کی اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے وہ ظالموں کا بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

یعنی مسلمانوں کا کفّار پر رُعب رہے گا۔ ایک دفعہ ایک آدمی عمرؓ کو دیکھنے آیا کہ جس کے رعب سے کفّار ڈرتے تھے۔ اُس نے ایک شخص کو مسجد میں زمین پر سوتے ہوئے دیکھا۔ جو اپنے بازو کا تکیہ بنا کر زمین پر لیٹے سو رہے تھے۔ اُس نے پوچھا یہ کون ہیں۔ لوگوں نے کہا یہ امیر المومنین عمر فاروقؓ ہیں۔

تواُس نے کہا، یہ وہ عمرؓ ہے جس نے قیصر وکسریٰ کی نیندیں اُڑائی ہوئی ہیں۔ خود سکون سے سو رہا ہے'۔

"کیونکہ یہ خدا کے ساتھ شرک کرتے ہیں جس کی اس نے کوئی بھی دلیل نازل نہیں کی" یعنی شرک دل میں خوف پیدا کرتا ہے۔ مشرک سچّے مومن سے ڈرتا ہے۔ یعنی تیز ہوا سے ڈرے۔ کالی بلّی یا اُلّو کی آواز سے ڈرے۔ پیپل کے پتے سے ڈرے۔ فلاں دِن منحوس ہے۔ فلاں جگہ منحوس ہے۔ فلاں وقت منحوس ہے۔ یعنی ہر چیز سے ڈرے۔

اُحد کے موقع پر مشرک ڈر کر بھاگ گئے تھے۔ اُن پر مسلمانوں کا رعب طاری تھا۔ وہ مدینہ جاسکتے تھے لیکن واپس مکّہ بھاگ گئے۔

ایک دن اللہ کے نبیؐ سو رہے تھے کہ ایک شخص نے آپؐ پر تلوار تان لی اور بولا کہ اے محمد آپؐ کو مجھ سے کون بچائے گا۔ آپؐ نے فرمایا مجھے میرا اللہ بچائے گا۔ اُس پر آپؐ کا رعب طاری ہو گیا اور ڈر سے تلوار اُس کے ہاتھ سے گر گئی۔ پھر آپؐ نے اُس سے فرمایا اب تجھے مجھ سے کون چھڑائے گا۔ اُس نے کہا آپؐ مجھے چھوڑ دینگے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تجھے بھی مجھ سے اللہ ہی بچائے گا۔

آپ دوسرے لوگوں سے مت ڈرا کریں۔

اللہ نے وجہ بتادی کہ وہ مسلمانوں سے ڈرتے ہیں۔ ابو سفیان کو لوگوں نے کہا تھا کہ ان پر حملہ کرو۔ لیکن اُس پر رعب طاری ہو گیا تھا۔ وہ جان چھڑا کر واپس چلا گیا۔

اَب اگلی آیات دیکھیں۔ خالد بن ولید حملہ کر چکے۔ مسلمان نقصان اُٹھا چکے۔ شکست ہو چکی۔

وَلَقَدۡ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعۡدَهٗۤ اِذۡ تَحُسُّوۡنَهُمۡ بِاِذۡنِهٖ‌ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلۡتُمۡ وَتَنَازَعۡتُمۡ فِى الۡاَمۡرِ وَعَصَيۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَرٰٮكُمۡ مَّا تُحِبُّوۡنَ‌ؕ مِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الدُّنۡيَا وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الۡاٰخِرَةَ ‌ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمۡ عَنۡهُمۡ لِيَبۡتَلِيَكُمۡ‌ۚ وَلَقَدۡ عَفَا عَنۡكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۵۲﴾ اور خدا نے اپنا وعدہ سچا کر دیا (یعنی) اس وقت جبکہ تم کافروں کو اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ جو تم چاہتے تھے خدا نے تم کو دکھا دیا اس کے بعد تم نے ہمت ہار دی اور حکم (پیغمبر) میں جھگڑا کرنے لگے اور اس کی نافرمانی کی بعض تو تم میں سے دنیا کے خواستگار تھے اور بعض آخرت کے طالب اس وقت خدا نے تم کو ان (کے مقابلے) سے پھیر (کر بھگا) دیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے اور اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور خدا مومنو پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔

تَحُسُّوۡنَهُمۡ : ح س س۔ بہت ہی زیادہ نیست و نابود کرنا۔ گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دینا۔

' اور خدا نے اپنا وعدہ سچا کر دیا (یعنی) اس وقت ' اُحد کے ابتدائی وقت میں مسلمان کافروں کو قتل کر رہے تھے۔ فَشِلۡتُمۡ : ف ش ل۔ یعنی تم ڈھیلے پڑ گئے۔ ڈسپلن کو ختم کر دینا۔ اطاعت نہ کرنا۔ قائد کی بات نہ مانی۔ اُصول و ضوابط کی پرواہ نہ کی۔ اپنے امیر کی اطاعت نہ کی۔

ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔ جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اُسنے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرّر کردہ امیر کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی۔

یعنی لیڈر کی بات ماننی چاہیئے۔ ' یہاں تک کہ جو تم چاہتے تھے خدا نے تم کو دکھا دیا ' پھر تم نے مال دیکھ لیا۔ عبد اللہ بن جبیرؓ کی نافرمانی کی۔

" اس کے بعد تم نے ہمت ہار دی اور حکم (پیغمبر) میں جھگڑا کرنے لگے اور اس کی نافرمانی کی" فتح اور مالِ غنیمت دیکھ لیا۔ اور لیڈر کی بات نہ مانی۔

" بعض تو تم میں سے دنیا کے خواستگار تھے اور بعض آخرت کے طالب" ہر جگہ دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ اس وقت خدا نے تم کو ان (کے مقابلے) سے پھیر (کر بھگا) دیا پھر اللہ نے اُن کا رُخ پھیر دیا۔ پہلے وہ بھاگ رہے تھے۔ اب تم دَب گئے۔ ہمارے لئے سبق " تاکہ تمہاری آزمائش کرے "

اَب آگے اللہ فرماتے ہیں؛ ' اور اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور خدا مومنو پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔' مجھے یا آپ کو کچھ کہنے کا حق نہیں۔ صحابہ کرامؓ کے درجات بہت بلند ہیں۔ اللہ نے اُن کو معاف کر دیا۔ بعض شیعہ حضرات صحابہ کرامؓ کے بارے میں غلط باتیں کہتے ہیں۔ ہمیں کوئی حق نہیں ہے۔ جب اللہ نے فرمادیا کہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ۔ تو ہم کون ہوتے ہیں کچھ کہنے والے۔

اَب آگے واقعہ بتایا جارہا ہے؛

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓي اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٥٣﴾

(وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے) جب تم لوگ دور بھاگے جاتے تھے اور کسی کو پیچھے پھر کر نہیں دیکھتے تھے اور رسول اللہ تم کو تمہارے پیچھے کھڑے بلا رہے تھے تو خدا نے تم کو غم پر غم پہنچایا تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہی یا جو مصیبت تم پر واقع ہوئی ہے اس سے تم اندوہناک نہ ہو اور خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔

غزوۂ اُحد میں خالد بن ولیدؓ کے اچانک حملے سے بھگدڑ مچ گئی تھی اور خوف وہراس پھیل گیا۔ بعض صحابہ کرامؓ نے اپنے آپ کو اللہ کے نبیؐ کے ارد گرد ڈھال بنالیا۔ ابو طلحہؓ بھی اِن میں تھے۔ وہ اللہ کے نبیؐ کے بارے میں بہت فکر مند تھے بار بار کہتے اللہ کے نبیؐ سر نیچے کر لیں آپؐ کو کوئی تیر نہ لگ جائے۔ اُس دِن اللہ کے نبیؐ نے کئی بار فرمایا کہ ابو طلحہؓ تم پر میرے ماں اور باپ قربان ہوں۔ جو تیر اللہ کے نبیؐ کی طرف آتا۔ ابو طلحہؓ اپنے ہاتھوں اور جسم سے روکتے۔

' توخدا نے تم کو غم پر غم پہنچایا' شکست کا غم۔ مالِ غنیمت کے جانے کا غم۔ صحابہ کرامؓ کی وفات کا غم۔ یہاں سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اللہ کا معاملہ ہمارے ساتھ ویسا ہی ہوتا ہے جیسا ہمارا اللہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایک کے بعد دوسری مشکل پڑتی گئی۔

آئندہ کے لئے سبق ملے۔ انسانی طبیعت کے بارے میں پتا چلتا ہے کہ ایک غم آتا ہے تو ہم دکھی ہو جاتے ہیں۔ پھر ایک اور غم آجاتا ہے تو پہلا کم ہو جاتا ہے۔

رنج سے خُوگر ہُوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج . مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

تاکہ انسان آگے بڑھ جائے۔ پھر اللہ نے رحمت کی۔ صحابہ کرامؓ کو اونگھ آگئی۔

ثُمَّ اَنۡزَلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ الۡغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغۡشٰى طَآٮِٕفَةً مِّنۡكُمۡ‌ۙ وَطَآٮِٕفَةٌ قَدۡ اَهَمَّتۡهُمۡ اَنۡفُسُهُمۡ يَظُنُّوۡنَ بِاللّٰهِ غَيۡرَ الۡحَـقِّ ظَنَّ الۡجَـاهِلِيَّةِ‌ ؕ يَقُوۡلُوۡنَ هَلۡ لَّنَا مِنَ الۡاَمۡرِ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡاَمۡرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ‌ ؕ يُخۡفُوۡنَ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ مَّا لَا يُبۡدُوۡنَ لَكَ‌ ؕ يَقُوۡلُوۡنَ لَوۡ كَانَ لَنَا مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ مَّا قُتِلۡنَا هٰهُنَا ؕ قُلۡ لَّوۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ لَبَرَزَ الَّذِيۡنَ كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقَتۡلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمۡ‌ۚ وَلِيَبۡتَلِىَ اللّٰهُ مَا فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِىۡ

قُلُوۡبِكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۵۴﴾ پھر خدا نے غم ورنج کے بعد تم پر تسلی نازل فرمائی (یعنی) نیند کہ تم میں سے ایک جماعت پر طاری ہوگئی اور کچھ لوگ جن کو جان کے لالے پڑ رہے تھے خدا کے بارے میں ناحق (ایام) کفر کے سے گمان کرتے تھے اور کہتے تھے بھلا ہمارے اختیار کی کچھ بات ہے؟ تم کہہ دو کہ بے شک سب باتیں خدا ہی کے اختیار میں ہیں یہ لوگ (بہت سی باتیں) دلوں میں مخفی رکھتے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے تھے کہتے تھے کہ ہمارے بس کی بات ہوتی تو ہم یہاں قتل ہی نہ کیے جاتے کہہ دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کی تقدیر میں مارا جانا لکھا تھا وہ اپنی اپنی قتل گاہوں کی طرف ضرور نکل آتے اس سے غرض یہ تھی کہ خدا تمہارے سینوں کی باتوں کو آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کو خالص اور صاف کر دے اور خدا دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے (۱۵۴)

پھر صحابہ کرامؓ تر و تازہ ہو گئے۔ لیکن کچھ ظَنَّ الۡجَاهِلِيَّةِ بد گمان ہو گئے۔" خدا کے بارے میں ناحق (ایام) کفر کے سے گمان کرتے"۔ یعنی دِل میں سوچ لے کر بیٹھے تھے۔ عام طور پر بھی یہی ہوتا ہے۔ کہ ہماری توانائی نہیں دیکھایہ ہو گیا۔' یہ لوگ (بہت سی باتیں) دلوں میں مخفی رکھتے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے تھے' اللہ نے نفاق کھول دیا۔ نبیؐ سے بد گمانی کر رہے ہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ موت تو آ کر رہتی ہے۔ موت کا وقت مقرّر ہے۔ یعنی اللہ تمیں آزمانا چاہتا تھا۔' اس کو خالص اور صاف کر دے' اور تمہین پاک وصاف کر دے۔

حدیثؐ میں ہے کہ کاش کہنا شیطان کے لئے دروازہ کھول دیتا ہے۔

حسرتیں نہ کریں۔ مومن کو دعا کرنی چاہیئے۔ اللہ نے جو مقدّر کیا وہ ہو کر رہتا ہے۔ استخارہ کر کے کام کریں۔ پھر نتیجہ صحیح نہ نکلے تو معاملہ اللہ کے حوالے کریں۔ اللہ ضرور خیر نکال دے گا۔ انشاءاللہ۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ تَوَلَّوۡا مِنۡکُمۡ یَوۡمَ الۡتَقَی الۡجَمۡعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسۡتَزَلَّہُمُ الشَّیۡطٰنُ بِبَعۡضِ مَا کَسَبُوۡا ۚ وَلَقَدۡ عَفَا اللّٰہُ عَنۡہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ﴿۱۵۵﴾ جو لوگ تم میں سے (اُحد کے دن) جبکہ (مومنوں اور کافروں کی) دو جماعتیں ایک دوسرے سے گتھ گئیں (جنگ سے) بھاگ گئے تو ان کے بعض افعال کے سبب شیطان نے ان کو پھسلا دیا مگر خدا نے ان کا قصور معاف کر دیا بے شک خدا بخشنے والا اور بردبار ہے۔

مخلص ساتھیوں کا تذکرہ ہے۔ جب ہم سے اللہ کے راستے میں کوئی کمی کوتاہی ہوتی ہے تو شیطان کو ہمارے اوپر وار کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔۔ بہت سارے لوگ بھٹک جاتے ہیں۔ عبداللہ بن ابی چلا گیا تو ذِکر بھی نہیں۔ باقی سب کو معاف کر دیا۔' مگر خدا نے ان کا قصور معاف کر دیا بے شک خدا بخشنے والا اور بردبار ہے۔"

جب بندہ اللہ کے راستے میں نکلے تو بشری کمزوری کوتاہی کو اللہ معاف کر دینگے لیکن جان بوجھ کر نہ کریں۔ معافی مانگ لیں توبہ کر لیں۔ ہم نے رو رو کر اپنے گناہ معاف کروانے ہیں۔ اللہ سے دعا کیا کریں کہ یا اللہ میرے دل کا کھوٹ نکال دے مجھے پاک صاف کر دے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہمارے ظاہر اور باطن کو بہترین بنا دے۔ آمین